رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۳۵

قادیان

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸

فہرست مضامین

نمبر ۹۶	مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲۳ رجب ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ - اکتوبر ۱۹۳۵ء ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو زکام اور کھانسی کی شکایت ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعاء فرمائیں ؛

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی کو بمبیاں ضلع ہوشیار پور اور مولوی نعمت اللہ صاحب کوٹھیاں کلاں ۔ ضلع گورداسپور بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گریہ و بکاء کا پانی گناہوں کو دھو دیتا ہے

فرمایا: ”گناہ کی معافی کے ساتھ پانی کا تعلق ہر قوم نے رکھا ہے عیسائی بھی پانی سے بپتسمہ دیتے ہیں اور دوسری بعض قومیں بھی کسی نہ کسی پانی کے ذریعہ اپنے گناہوں کی معافی چاہتی ہیں ۔ اسلام نے ایک پانی گناہوں کی معافی کے لئے رکھا ہے ۔ جو دوسری قوموں کو نصیب نہیں ہے ۔ وہ گریہ و بکا کا پانی ہے ۔ دوسرے بیرونی اور غیر حقیقی پانی ہیں لیکن یہ پانی دل کے چشمہ سے پھوٹتا ہے ۔ اور گناہوں کی تیرگی اور تاریکی کو لیجاتا ہے اور یہی حقیقی پانی ہے جس سے گناہ دھوئے جاتے ہیں ؛“ (الحکم ۱۰ - نومبر ۱۹۰۲ء)

سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف اپیل

سشن جج گورداسپور نے مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری کی اپیل پر جو فیصلہ لکھا۔ اس سے احمدیوں کی غیرت اس درجہ جوش میں آئی ہے۔ کہ جس کا بیان حیطہ تحریر سے باہر ہے۔ اگر انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالے رکھا اور ضبط سے کام لیا۔ تو محض اس لئے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی ہر حالت میں تعمیل اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور آپ کی قوت قدسی نے احمدیوں کو اس وقت قابو میں رکھا۔ اور اس قدر اشتعال کی حالت میں ان کی صحیح راہنمائی فرمائی۔ ورنہ حالت دگرگوں ہوتی۔ آپ نے جماعت کے سامنے سلسلہ کا اصل رکھا۔ کہ قانون شکنی اور حکومت کی نافرمانی نہیں کی جائے گی۔ اور ارشاد فرمایا کہ صبر اور ضبط سے کام لو۔ ایسا صبر اور ایسا ضبط کر دکھاؤ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر رہے۔ لیکن جب کام کا وقت آئے۔ تو اس وقت اپنی طاقت اور ہمت۔ اور قربانی کا بھی ایسا نمونہ دکھلاؤ۔ کہ وہ بھی بے نظیر ہو۔ آپ کے ارشاد پر جماعت نے صبر کیا ضبط کیا۔ اور قانونی چارہ جوئی کی۔ چنانچہ اپیل دائر ہے۔ اب احباب کے لئے ایک رنگ میں جوش و قربانی دکھلانے کا وقت ہے۔ اور وہ یہ کہ اس فیصلہ کے خاص اخراجات آن کی آن میں برداشت کر لئے جائیں۔ ایسا ہونا آسان تھا۔ لیکن جماعت بندی کا اصول مانع تھا۔ کہ ایک دو کے خرچ سے یہ کام کرایا جاتا۔ جوش چونکہ ہر فرد کے دل میں تھا۔ اس لئے یہی مناسب سمجھا گیا کہ ہر فرد اس اپیل میں حصہ لے۔ اور یہ قیمتی سبق حاصل کرے۔ کہ جوش اس طرح وقت پر نکالا جاتا ہے۔ اس لئے یہ اپیل عام کی گئی ہے۔ قادیان کی مستورات اور بچے تک اس میں شریک ہو رہے ہیں۔ پس بیرونی جماعتیں اپنے افراد کو اس اپیل کے لئے اخراجات مہیا کرنے کے وقت سے آگاہ کریں۔ تا ان کے درد بھرے دل کو کچھ تسکین حاصل ہو۔ اور اصل تسکین تو خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ وہی ہمارا مولیٰ و ناصر ہے ۞ ناظر بیت المال

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت احمدیہ میں نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب میاں عبد اللہ خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ہاں سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بطن سے ۱۹ اکتوبر پونے چھ بجے صبح فرزند ارجمند متولد ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک خانصاحب کا یہ دوسرا لڑکا ہے جو اللہ تعالےٰ نے انہیں لمبے عرصہ کے بعد عطا فرمایا۔ ہم اس خوشی و مسرت کی تقریب پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب حضرت ام المومنین اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولود کو عمر دراز عطا فرما کر خادم دین بنائے۔ اور ان انعامات سے متمتع فرمائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ کے لئے مقدر ہیں ۞ ۱۹ اکتوبر اس خوشی میں صدر انجمن کے دفاتر اور مرکزی سکولوں میں تعطیل کی گئی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۸ اکتوبر سے ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ۞

نمبر	نام	پتہ
۱	شاہ بیگم صاحبہ	ضلع ہزارہ
۲	غلام فرید صاحب	" گورداسپور
۳	جنت صاحبہ	ریاست نابھہ
۴	نیازی صاحبہ	"
۵	رحیمن ولد قادر بخش صاحب	"
۶	رابعہ بی بی صاحبہ	ضلع امرتسر
۷	مجیدہ بیگم صاحبہ	"
۸	محمد سعید صاحب	ضلع گورداسپور
۹	رحیم الدین صاحب	ریاست نابھہ
۱۰	غلام محمد صاحب	ضلع گجرات
۱۱	عظیم گل صاحب	ضلع پشاور
۱۲	مراد بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۱۳	ولی محمد صاحب	کشمیر
۱۴	حوالدار رحیم بخش صاحب	ضلع پھگیہ ملک برہما

اخبار احمدیہ

زنجبار سے مگاڈی

عاجز بسلسلہ ملازمت مگاڈی (کینیا کالونی) جا رہا ہے۔ آئندہ انجمن احمدیہ زنجبار کے متعلق جملہ خط و کتابت میاں عبد الغفور صاحب کوک پوسٹ بکس نمبر ۱۰۱ جماعت کے نئے سکرٹری کے نام سے کی جائے۔ خاکسار کا پتہ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے مندرجہ ذیل ہوگا (ڈاکٹر) چوہدری محمد شاہ نواز خان ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر مگاڈی سوڈا کمپنی لمیٹڈ۔ مگاڈی۔ کینیا کالونی۔ برٹش ایسٹ افریقہ

تلاش روزگار

اگر کسی صاحب کو کمپونڈر کی ضرورت ہو۔ تو فدوی سند یافتہ اور تجربہ کار کمپونڈر ہے۔ سندات کارکردگی میرے پاس ہیں۔ دوکان کا تجربہ بھی ہے کوئی صاحب سرکاری یا غیر سرکاری ملازمت میں فدوی کی امداد فرمائیں۔ تو عین نوازش ہوگی۔ خاکسار محمد عالم خان معرفت چوہدری مبارک احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مری ضلع راولپنڈی

درخواست ہائے دعا

(۱) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب تحریک جدید کے ماتحت ایبی سینیا میں تبلیغ کے لئے گئے ہیں۔ دوست ان کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔ (۲) میرے بڑے بھائی چوہدری رحیم بخش صاحب حوالدار ملٹری پولیس پھگیہ برہما کی ترقی کے لئے احباب دعا فرمائیں ۞ خاکسار عبد المجید بی۔ اے آنرز قادیان

ڈی بی پرائمری سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر کے متعلق اخبار "احسان" کی غلط بیانی

اخبار "احسان" کی ۱۹ اکتوبر کی اشاعت میں قادیان کے ڈی۔ بی پرائمری سکول کے احمدی ہیڈ مدرس منشی اللہ داد صاحب کے متعلق یہ کذب بیانی کی گئی ہے۔ کہ جب سے سکول میں ان کا تقرر ہوا ہے۔ لڑکوں کی تعداد میں کمی واقع ہو گئی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ داد صاحب نے ۲۲ فروری ۱۹۳۴ء سے اس مدرسہ میں کام کرنا شروع کیا۔ اس وقت طلباء کی تعداد ۵۴ تھی۔ جو ترقی کرتے کرتے ۹۰-۹۲ تک پہونچ گئی۔ اس کے بعد چونکہ احرار نے فتنہ پردازی شروع کر دی۔ اور مسلمانوں سے چندہ بٹورنے کے لئے ایک علیحدہ سکول کھول دیا۔ اس لئے تین تیس کے قریب لڑکوں کو انہوں نے ڈی۔ بی سکول سے روک لیا۔ لیکن باوجود اس کے طلباء کی تعداد اب بھی ساٹھ کے قریب ہے۔ جو اس وقت کی تعداد سے بہت زیادہ ہے۔ جب اللہ داد صاحب نے سکول میں پڑھانا شروع کیا تھا ۞

پھر یہ بھی جھوٹ ہے۔ کہ وہ عموماً لڑکوں کو مرزائی ہونے کی تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ لڑکے اتنی چھوٹی عمر کے ہیں۔ کہ وہ مذہبی امور کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ ان کو تبلیغ کرنے کا کیا مطلب۔ نائب مدرس جو غیر احمدی ہے۔ وہ بھی جانتا ہے۔ کہ لڑکوں کو تبلیغ کرنے کا ذکر محض جھوٹ ہے۔ پھر سکول میں زیادہ تعداد احمدیوں کے لڑکوں کی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ سکول ہر طرح ترقی کر رہا ہے۔ اور اول مدرس کے خلاف شکایت احرار کی محض شرارت ہے ۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ رجب ۱۳۵۴ھ

احرار کا ڈکٹیٹر اپنی سیاسی بدعقلی اور حماقت کی تائید میں

لیڈران احرار ہر طرف کی لعنت وپھٹکار سے کچھ ایسے بوکھلا سے گئے ہیں۔ کہ وہی مسلمان جن کے گھونسٹے پر وہ آج سے تھوڑا عرصہ قبل ناچتے تھے۔ انہیں کھلم کھلا بُرا بھلا کہنے پر اتر آئے ہیں۔ اور احرار کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق صاحب نے تو تمام کے تمام مسلمانوں کو بیک جنبش قلم کفار کے زمرہ میں شامل کر دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:-

”عبرت مسلمانوں کے حال پر خون کے آنسو کیوں نہ روے جن کی مومنانہ فراست سلب کر لی گئی ہے اور کھوٹے کھرے کی پہچان ان سے چھین لی گئی“ (مجاہد ۱۴۔ اکتوبر)

ظاہر ہے۔ کہ مومنانہ فراست اسی وقت سلب ہوسکتی ہے۔ جب کوئی شخص مومن نہ رہے۔ بلکہ کافر بن جائے۔ اور جب احرار کا مفتیٔ اعظم چودھری افضل حق یہ فتوے دے رہا ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کی مومنانہ فراست سلب کر لی گئی ہے۔ اور حق و باطل کی پہچان ان سے چھین لی گئی ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ احرار اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مومن نہیں بلکہ کافر سمجھتے ہیں اور وہ بھی مذہبی عقائد کے اختلاف کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض اس لئے کہ انہوں نے کیوں احرار کی غداری اور ملت فروشی کے خلاف آواز اٹھائی۔ وہ کیوں اب بھی پہلے کی طرح ان پر سیم وزر کی بارش نہیں کرتے، وہ کیوں آنکھیں بند کر کے ان کی ہر ایک بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوجاتے۔

جن لوگوں کے ہاں کفر اتنا سستا ہو۔ جن کے ہاں مسلمانوں کے کفر کا فتوے دینے والا ایسا جاہل مطلق ہو۔ جسے مذہب کے متعلق اپنی جہالت کا خود اعتراف ہو۔ ان کا دوسروں کے خلاف شور مچانا حد درجہ کی بے ہودگی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

چودھری افضل حق صاحب کو غصہ اس بات کا ہے۔ کہ مسلمان احرار کی سیاسی حماقت اور بدعقلی کے خلاف کیوں ہیں لیکن انہوں نے اپنے غصہ کا اظہار جس رنگ میں کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ احرار کی حماقت اور بےعقلی کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

”جنگِ فرنگ کا وہ الم آفرین زمانہ جب دامانِ خلافت تار تار ہو کر اسلامی عظمت کا علم سرنگون ہو رہا تھا۔ اور صلیب ہلال کے خلاف کامیاب جنگ کر کے صدیوں کے بعد بیت المقدس واپس لینے میں مصروف تھی۔ اور مشرق و مغرب میں ہر اسلامی گھر غم کدہ بنا ہوا تھا۔ عین اس زمانہ میں مرزائیت اسلام کی شکست پر اپنے مرکز قادیان میں جشن شادمانی منا رہی تھی“۔

قطع نظر اس سے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جو دعا کیا گیا ہے۔ اس میں صداقت کا شائبہ بھی نہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ ”جنگِ فرنگ کا وہ الم آفرین زمانہ“ جس کا ذکر افضل حق صاحب نے کیا ہے۔ جب پورے جوبن پر تھا۔ اس وقت لیڈران احرار کہاں تھے۔ اور کن اشغال میں مشغول تھے۔ اگر اسی دُنیا میں موجود تھے۔ اور وہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ جس کا اظہار آج کر رہے ہیں۔ تو بتایا جائے کہ دامانِ خلافت کو تار تار ہونے سے بچانے اور اسلامی عظمت کے علم کو سرنگوں ہونے سے محفوظ رکھنے کے لئے انہوں نے کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ چودھری افضل حق صاحب نے عدم تعاون کے ابتدائی ایام میں سب انسپکٹری کے عہدہ جلیلہ کو خیرباد کہی۔ اس لئے وہ یا تو دورانِ جنگ عظیم میں اس عہدہ کے امیدوار بن کر حکام کے بوٹ چاٹتے پھر رہے ہونگے۔ یا فائز المرام ہو کر تھانہ داری کی ترنگ میں لوگوں کو بھرتی کے لئے آمادہ کرنے میں مصروف ہونگے۔ بہر حال وہ اور دوسرے احراری لیڈر خواہ کچھ کرتے ہوں۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ اور ایسی حقیقت جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ انہوں نے دامانِ خلافت کو تار تار ہونے سے بچانے کے لئے انگلی تک نہ ہلائی۔ حتیٰ کہ زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکالا۔ جب اس وقت انہوں نے یہ رویہ اختیار کیا۔ تو اب آنسو بہانے۔ اور مگرمچھ کے سے آنسو گرانے کا کیا مطلب؟

باقی رہا یہ کہ دامانِ خلافت کے تار تار ہونے اور اسلامی عظمت کا علم سرنگوں ہونے پر جماعت احمدیہ نے اپنے مرکز قادیان میں جشن شادمانی منایا۔ یہ صریح جھوٹ۔ اور کھلی ہوئی کذب بیانی ہے۔ اور چودھری افضل حق نے جس حوالہ پر اس کی بنیاد رکھی ہے۔ اس میں قطعاً اس بات کا ذکر نہیں ہے بلکہ جو کچھ لکھا ہے۔ وہ چودھری صاحب کے پیش کردہ الفاظ کے رو سے یہ ہے۔ کہ

”۱۲ ار تاریخ جس وقت جرمنی کے شرائط منظور کر لینے۔ اور التوائے جنگ کے کاغذ پر دستخط ہوجانے کی اطلاع قادیان پہونچی تو خوشی اور انبساط کی ایک لہر بڑی سرعت کے ساتھ تمام لوگوں کے قلوب میں سرایت کر گئی۔ اور جس نے اس خبر کو سنا نہایت شاداں و فرحاں ہوا۔ دونوں سکولوں۔ انجمن ترقی اسلام اور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں تعطیل کر دی گئی۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ایک جلسہ ہوا جس میں مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی طرف سے گورنمنٹ برطانیہ کی فتح و نصرت پر دلی خوشی کا اظہار کیا۔ اور اس فتح کو جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد کے لئے نہایت فائدہ بخش بتایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے مبارکباد کے تار بھیجے گئے۔ اور حضور نے پانسو روپیہ اظہار مسرت کے طور پر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کی خدمت میں بھجوایا۔ کہ آپ جہاں پسند فرمائیں۔ خرچ کریں۔ پیشتر ازیں چندہی روز ہوئے۔ کہ ٹرکی اور آسٹریا کے ہتھیار ڈالنے کی خوشی میں حضور نے پانچ ہزار روپیہ جنگی اغراض کے لئے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں بھجوایا تھا“

(الفضل ۱۶۔ نومبر ۱۹۱۸ء)

یہ اس موقعہ کا ذکر ہے۔ جبکہ جرمنی کے ہتھیار ڈال دینے پر اس جنگ کا خاتمہ ہو رہا تھا۔ جو متواتر پانچ سال تک ساری دُنیا پر عذاب الیم کی شکل میں مسلط رہی۔ بے شمار جانیں ضائع ہوئیں۔ اور دُنیا کا نقشہ ہی پلٹ گیا۔ یہ ہر اس شخص کے لئے یقیناً خوشی اور مسرت کا موقعہ تھا۔ جو انسانی ہمدردی کا جذبہ اپنے دل میں رکھتا اور کشت و خون کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا تھا۔ پھر گورنمنٹ انگریزی کی رعایا کے لئے تو اس لئے بھی خوشی کا موقعہ تھا۔ کہ انگریزوں کی فتح ہوئی۔ اور انگریزی رعایا اس تباہی و بربادی کے سیلاب سے محفوظ رہی۔ جو انقلاب سلطنت کا لازمی نتیجہ ہے۔ انہی حالات میں جماعت نے خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ اور اس وقت کیا جبکہ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک خوشیاں منائی جا رہی تھیں۔ اور آج کے احرار اس وقت کے وفادار بن کر حکومت سے انعام و اکرام حاصل کرنے میں مصروف تھے۔ تو یہ کوئی ایسا جرم نہیں۔ جس کا ارتکاب خود احرار نہ کر چکے ہوں۔ ٹرکی اور آسٹریا کے ہتھیار ڈال دینے پر بھی خوشی کا اظہار اسی لئے کیا گیا کہ اس طرح جنگ کے جلد ختم ہو جانے کی امید بندھ گئی اور دُنیا کے متعلق تباہی و بربادی سے بچنے کی توقع پیدا ہو گئی تھی۔

چودھری افضل حق نے جماعت احمدیہ کو گشتنی قرار دینے کو بعض ایسے الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔ جن میں حکومت انگریزی کی وفاداری کی تلقین کی گئی ہے لیکن اگر حکومت کی وفاداری ایسا ہی گناہ ہے۔ کہ وہ کسی حالت میں بھی اس کے مرتکب نہیں ہوسکتے اور نہ یہ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ کوئی اور اس کا ارتکاب کرے۔ تو ذرا اتنا تو بتا دیں۔ کہ ہر کس و ناکس کی ہزار ہزار منتیں اور خوشامدیں کر کے اور ان کے آگے ناک رگڑ رگڑ کر پنجاب کونسل کی ممبری کی نعمت حاصل ہونے پر انہوں نے کیوں وفاداری کی حلف اٹھائی اور کیوں اس سے انکار نہ کر دیا۔ اگر وہ حکومت

دُنیا کی موجودہ مشکلات کے اسباب

اخبار "ٹائمز" لنڈن ۱۹ ستمبر میں چارلس گرانٹ رابرٹسن کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس میں مراسلہ نگار نے مختصر الفاظ میں دنیا کی موجودہ مشکلات کے اسباب و علل بیان کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا ہے۔ کہ اس وقت مختلف اقوام عالم کی باہمی کشیدگی آویزشیں۔ تشدد اور استعمار پرستی اس بے ہودہ اور جارحانہ فلسفہ کی وجہ سے ہے۔ جس کا کریہہ المنظر بھوت ان تمام ممالک کے سر پر سوار ہے۔ جو اپنے آپ کو تہذیب کے سب سے بڑے علمبردار قرار دیتے ہیں۔ نامہ نگار نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ دنیا میں فتنہ و فساد کا موجب اعلےٰ اخلاق کا فقدان ہے۔ اور اس بارے میں سیاسی اقتصادی یا آئینی وجوہ صرف ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

موجودہ صورت حالات پر مسٹر ڈی ویلرا نے جنیوا میں تقریر کے دوران میں جو محققانہ نظر ڈالی ہے۔ اس میں انہوں نے دنیا کی مشکلات کے بنیادی اسباب کیطرف ہماری راہنمائی کی ہے۔ اور اگرچہ بادی النظر میں وہ تمام اسباب سیاسی۔ آئینی یا اقتصادی ہیں۔ لیکن فی الحقیقت وہ تمام کے تمام اخلاقی ہیں۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں تشدد اور جبر کے ایک ایسے فلسفہ کا آغاز ہوا۔ جو اس وقت سے لے کر اب تک ہر ایک انسانی دائرہ عمل میں سرایت کر کے اس کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کا موجب ہو رہا ہے۔ آرٹس۔ لٹریچر۔ سیاسیات اقتصادیات۔ اخلاقیات غرضیکہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں اس کے بداثرات عمل پذیر ہو چکے ہیں۔ جنگ عظیم کے واقعات اور جنگ کے بعد کے حالات نے فلسفہ تشدد کے نشوونما کے لئے نہائت زرخیز زمین مہیا کی ہے۔ اور اگرچہ اس ذہنیت کی ہئیت مرئی مختلف اشکال میں نظر آتی ہے۔ مثلاً اس کی ایک شکل بالشویزم ہے۔ دوسری نیزم (فسطائیت سوشلزم کے مقابلہ میں سائنور مسولینی کی تحریک مجریہ سنہ ۱۹۱۵ء) اور تیسری نازی ازم (جرمنی میں ہر ہٹلر کی تحریک) لیکن یہ تمام کی تمام بلحاظ اصل اور خاصیت یکرنگ ہیں۔ اور ان کا مطمع نظر یہی ہے۔ کہ حصول مقصد کے لئے جو بھی ذرائع استعمال کئے جائیں۔ وہ جائز ہیں۔ انگریزی میں ایک مقولہ ہے۔ جو ہو بہو اس مفہوم کو ادا کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ Every thing is fair in love and war یعنی محبت اور لڑائی میں ہر چیز جائز ہے)

ان تمام تحریکات کے اصول یہی ہیں۔ کہ صرف قوت اور طاقت ہی ہے۔ جس کے ذریعہ ایک شخص کسی چیز کا حقدار کہلا سکتا ہے۔ اور قومی حکومت کا سب سے بڑا سہارا اور اس کی وجہ جواز صرف قوت بازو ہے۔ قومی اخلاق و اطوار کا معیار صرف قومیت پرستی یا "قومی دلچسپی" ہے۔ نہ کہ انیسویں صدی کے فرسودہ اور دقیانوسی اصول مثلاً عدم عصبیت (لبرل ازم) احترام قانون انصاف اور حق پسندی مواثیق۔ معاہدات۔ اور پیمان قومی طاقت کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ کیونکہ آہنی تلوار کاغذ عہد اور پیمان سے نہ صرف زیادہ مضبوط ہے۔ بلکہ اس کے استعمال کرنے والے کو اعلےٰ حقوق ملکیت بھی تفویض کرتی ہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ یہ ذہنیت تمام دنیا پر موسم بہار کے اُڈتے ہوئے بادلوں کی طرح متسلط ہو چکی ہے۔ اور اس کے مہلک اثرات نہ صرف دنیا کی اجتماعی سیاسی اور اقتصادی حالات کو زیر و زبر کرنے کا موجب ہو رہے ہیں۔ بلکہ ہزاروں لاکھوں انسانوں کی روحانی اور اخلاقی حیات کو ہلاکت و بربادی کے عمیق غار میں دھکیل رہے ہیں۔ عملی سائنس خصوصاً سینما اور وائرلیس نے بھی اس فلسفہ تشدد کی تشہیر میں کافی سے زیادہ مدد دی ہے۔ اس وقت سب سے اہم سوال جو ہمارے سامنے درپیش ہے۔ یہ ہے کہ آیا لیگ آف نیشنز اس عجیب و غریب فلسفہ تشدد کے طاغوتی اثر کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر سکتی ہے۔ اور اگر اس کا جواب اثبات میں ہو۔ تو کیا وہ ایسا قدم اٹھائے گی۔ جس سے لیگ کے اصول آئین اور

احرار کا جنازہ

حبیب الرحمن لدھیانوی اور چوہدری افضل حق کی اسلام فروشی کے کندھوں پر

مندرجہ بالا عنوانات کے ماتحت اخبار زمیندار ۱۰ اگست میں ایک نظم شائع ہوئی تھی۔ جس کے متعلق ترجمان احرار "مجاہد" ۱۱ اگست نے لکھا۔ کہ یہ مولانا ظفر علی خانصاحب کی ہے۔ چونکہ اس میں نہائت عمدگی کے ساتھ احرار کی غداری کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے درج ذیل کیا جاتا ہے

پنجاب کے احرار - اسلام کے غدار

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار — اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
ناموسِ پیمبرؐ کے نگہبان سے بیزار — کافر سے موالات مسلمان سے بیزار

اور اس پہ یہ دعوے کہ ہیں اسلام کے احرار
احرار کہاں کے یہ ہیں اسلام کے غدار
پنجاب کے احرار - اسلام کے غدار

بیگانہ یہ بدبخت ہیں تہذیب عرب سے — ڈرتے نہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے
مل جائے حکومت کی وزارت کسی ڈھب سے — سرکارِ مدینہ سے نہیں ان کو سروکار

پنجاب کے احرار - اسلام کے غدار

جا کر کہے ان سے کوئی اللہ کا بندہ — جب دین کی حرمت کا گلے میں نہیں پھندا
اور شرع کی تذلیل ہے احرار کا دھندہ — پھر کیوں ہیں مسلمان سے پندے کے طلبگار

پنجاب کے احرار - اسلام کے غدار

کھاتا ہے مسلمان کوئی سینے میں جو گولی — گالی اسے دیتی ہے یہ احرار کی ٹولی
اسلامیوں کے خوں سے چلے کھیلنے ہولی — احرار کو پھر آج سے کہیں نہ کیوں اشرار

پنجاب کے احرار - اسلام کے غدار

سوجھی شہدا پر انہیں "مردار" کی پھبتی — سکھوں کی یہ پھبتی ہے نہ سرکار کی پھبتی
توحید کے بٹوا یہ ہے احرار کی پھبتی — گمراہ ہیں خود اور ہمیں کہتے ہیں غلط کار

پنجاب کے احرار - اسلام کے غدار

اللہ کے گھر کو کوئی ڈھادے تو یہ خوش ہیں — مسجد کا نشاں کوئی مٹادے تو یہ خوش ہیں
مسلم کا کوئی خون بہادے تو یہ خوش ہیں — کیوں بڑھ کے بھلادیں نہ بڑھا دہیں کفار

پنجاب کے احرار - اسلام کے غدار

مردانِ مجاہد سے جو اس طرح کٹے ہیں — اللہ کے رستے سے جو اس طرح ہٹے ہیں
اسلام کی فوجوں کے مقابل جو ڈٹے ہیں — پھر کیوں نہ یہ کمبخت ہوں رسوائے بازار

پنجاب کے احرار - اسلام کے غدار

قرآن مجید میں مسیح موعودؑ کی بعثت کا ذکر

امت محمدیہ کو خوشخبری

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانہ میں ایک ایسے مسیح ومہدی کے مبعوث ہونے کی امت محمدیہ کو خبر دی ہے۔ جو گندم گوں اور سیدھے بالوں والا ہوگا۔ اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دُور کر کے اس شریعت کو دوبارہ دُنیا میں قائم کرے گا جسے مرور زمانہ کی وجہ سے لوگ بھول چکے ہونگے۔ مگر بعض نو تعلیم یافتہ جنہیں اسلام کے متعلق پوری واقفیت نہیں۔ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ اگر واقعی کوئی ایسا مصلح دُنیا میں مبعوث ہونے والا تھا۔ تو چاہیئے تھا۔ قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر ہوتا۔ یہ سوال چونکہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں اس کا جواب پیش کیا جاتا ہے:۔

مثالی طور پر ابن مریم کے دوبارہ آنے کا وعدہ

ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:۔

" یہ لوگ سراسر غلطی پر ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اپنے کشف صریح سے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابن مریم کے آنے کا ذکر ہے۔ اور وُہ یوں ہے کہ خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسےٰ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو موسےٰ کی طرح اور کفار کو فرعون کی طرح ٹھہرایا۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا:۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصٰلحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا

ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ (سورۂ نور) یعنی خدا تعالےٰ نے اس امت کے مومنوں اور نیکوکاروں کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسا کہ اس نے پہلوں کو بنایا تھا۔ یعنی اسی طرز اور طریق کے موافق اور نیز اسی مدت اور زمانہ کے مشابہ اور اسی صورت جلالی اور جمالی کی مانند جو بنی اسرائیل میں سنت اللہ گزر چکی ہے۔ اس امت میں بھی خلیفے بنائے جائیں گے۔ اور ان کا سلسلۂ خلافت اس سے کم نہیں ہوگا جو بنی اسرائیل کے خلفاء کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور نہ ان کی طرزِ خلافت اس طرز سے مبائن ومخالف ہوگی۔ جو بنی اسرائیل کے خلیفوں کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ پھر آگے فرمایا ہے۔ کہ ان خلیفوں کے ذریعہ سے زمین پر دین جمایا جائے گا۔ اور خدا خوف کے دنوں کے بعد امن کے دن لائے گا۔ خالصًا اسی کی بندگی کریں گے۔ اور کوئی اس کا شریک نہیں ٹھیرائیں گے۔ لیکن اس زمانہ کے بعد پھر کفر پھیل جائے گا۔ مماثلت تامہ کا اشارہ جو کما استخلف الذین من قبلھم سے سمجھا جاتا ہے۔ صاف دلالت کر رہا ہے۔ کہ یہ مماثلت مدت ایام خلافت اور خلیفوں کی طرزِ اصلاح اور طرزِ ظہور سے متعلق ہے۔ سو چونکہ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں خلیفۃ اللہ ہونے کا منصب حضرت موسےٰ سے شروع ہُوا۔ اور ایک مدت دراز تک نوبت بہ نوبت انبیاء بنی اسرائیل میں رہ کر آخر چودہ سو برس کے پورے ہونے تک حضرت عیسےٰ ابن مریم پر یہ سلسلہ ختم ہُوا۔ حضرت عیسیٰ بن مریم ایسے خلیفۃ اللہ تھے۔ کہ ظاہری عنان حکومت ان کے ہاتھ میں نہیں آئی تھی۔ اور سیاست ملکی۔ اور اس دُنیوی بادشاہی سے

ان کو کچھ علاقہ نہیں تھا۔ اور دُنیا کے ہتھیاروں سے وُہ کچھ کام نہیں لیتے تھے بلکہ اس ہتھیار سے کام لیتے تھے۔ جو ان کے انفاسِ طیبہ میں تھا۔ یعنی اس موثر بیان سے جو ان کی زبان پر جاری کیا گیا تھا جس کے ساتھ بہت سی برکتیں تھیں۔ اور جس کے ذریعہ سے وُہ مرے ہُوئے دلوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور بہرے کانوں کو کھولتے تھے۔ اور مادر زاد اندھوں کو سچائی کی روشنی دکھاتے تھے۔ ان کا وہ دم ازلی کافر کو مارتا تھا۔ اور اس پر پوری حجت کرتا تھا۔ لیکن مومن کو زندگی بخشتا تھا"

سلسلۂ موسویہ اور سلسلۂ محمدیہ میں مماثلت

"آیات موصوفہ بالا میں ابھی ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کا اس امت کے لئے وعدہ تھا۔ کہ بنی اسرائیل کے طرز پر ان میں بھی خلیفے پیدا ہوں گے۔ اب ہم جب اس طرز کو نظر کے سامنے لاتے ہیں۔ تو ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ ضرور تھا۔ کہ آخری خلیفہ اس امت کا مسیح ابن مریم کی صورت مثالی پر آئے۔ اور اس زمانہ میں آئے کہ جو اس وقت سے مشابہ ہو جس وقت میں بعد حضرت موسےٰ کے مسیح ابن مریم آئے تھے۔ یعنی چودھویں صدی میں۔ یا اس کے قریب اس کا ظہور ہو۔ اور ایسا ہی بغیر سیف وسنان کے۔ اور بغیر آلاتِ حرب کے آوے۔ جیسا کہ حضرت مسیح ابن مریم آئے تھے۔ اور نیز ایسے ہی لوگوں کی اصلاح کے لئے آوے۔ جیسا کہ حضرت مسیح ابن مریم اس وقت کے خراب اندرون یہودیوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ اور جب آیات ممدوحہ بالا کو غور سے دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں ان کے اندر سے یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ ضرور آخری خلیفہ اس امت کا چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا۔ حضرت مسیح کی صورت مثالی پر آئے گا۔ اور بغیر آلاتِ حرب ظہور کرے گا۔ دو سلسلوں کی مشابہت

میں یہی قاعدہ ہے۔ کہ اول اور آخر میں اشد درجہ کی مشابہت ان میں ہوتی ہے"! (صفحہ ۶۶۸ تا صفحہ ۶۷۳)

نفخ صور سے مراد

شہادۃ القرآن میں وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج فی بعض ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعا کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہم اس دن یعنی یاجوج ماجوج کی سلطنت کے زمانہ میں متفرق فرقوں کو مہلت دینگے کہ تا ایک دوسرے میں موجزنی کریں۔ یعنی ہر ایک فرقہ اپنے مذہب اور دین کو دوسرے پر غالب کرنا چاہے گا۔ اور جس طرح ایک موج اس چیز کو اس کے نیچے دبانا چاہتی ہے۔ جس کے اوپر پڑتی ہے۔ اسی طرح موج کی مانند بعض بعض پر پڑیں گی۔ تا ان کو دبا لیں۔ اور کسی کی طرف سے کمی نہیں ہوگی۔ ہر ایک فرقہ اپنے مذہب کو عروج دینے کے لئے کوشش کرے گا۔ اور وُہ انہیں لڑائیوں میں ہوں گے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے صور پھونکا جائے گا۔ تب ہم تمام فرقوں کو ایک ہی مذہب پر جمع کردیں گے۔ صور پھونکنے سے اس جگہ یہ اشارہ ہے۔ کہ اس وقت عادت اللہ کے موافق خدا تعالےٰ کی طرف سے آسمانی تائیدوں کے ساتھ کوئی مصلح پیدا ہوگا۔ اور اس کے دل میں زندگی کی روح پھونکی جائے گی۔ اور وُہ زندگی دوسروں میں سرایت کرے گی۔ یاد رہے کہ صور کا لفظ ہمیشہ عظیم الشان تبدیلیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ گویا جب خدا تعالےٰ اپنی مخلوقات کو ایک صورت سے منتقل کر کے دوسری صورت میں لاتا ہے تو اس تغیر صُوَر کے وقت کو نفخ صور سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اہل کشف پر مکاشفات کی رو سے اس صور کا ایک وجود جسمانی بھی محسوس ہوتا ہے اور یہ عجائبات اس عالم میں سے ہیں۔ جن کے سر اس دُنیا میں بجز منقطعین کے اور کسی پر کھل نہیں سکتے۔ پھر حاصل آیاتِ موصوفہ بالا سے ثابت ہے۔ کہ آخری زمانہ میں عیسائی مذہب اور حکومت کا زمین پر غلبہ ہوگا۔

اور مختلف قوموں میں بہت سے تنازعات مذہبی پیدا ہونگے۔ اور ایک قوم دوسری قوم کو دبانا چاہیگی اور ایسے زمانہ میں صور پھونک کر تمام قوموں کو دینِ اسلام پر جمع کیا جائے گا۔ یعنی سنت اللہ کے موافق آسمانی نظام قائم ہوگا۔ اور ایک آسمانی مصلح آئے گا۔ درحقیقت اسی مصلح کا نام مسیح موعود ہے۔" (ص ۱۶۱۵)

آخری زمانہ کی بارہ علامات

پھر قرآن مجید کی اور کئی آیات کا ذکر کرنے کے بعد بطور خلاصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"اللہ جل شانہ نے اول آخری زمانہ کی علامت یاجوج ماجوج کا غلبہ یعنی رُوس اور انگریزوں کا تسلط بیان فرمایا۔ پھر دوسری علامت بہت سے فرقے ہو جانا قرار دیا۔ پھر تیسری علامت ان فرقوں کا آپس میں مباحثات کرنا اور موج کی طرح ایک دوسرے پر پڑنا بیان فرمایا۔ پھر چوتھی علامت ریل کا جاری ہونا۔ پھر پانچویں علامت کتابوں اور اخبار کے شائع ہونے کے ذریعے جیسے چھاپہ خانہ اور تار برقی۔ پھر چھٹی علامت نہروں کا نکلنا۔ اور پھر ساتویں علامت زمین کی آبادی اور کاشت کاری زیادہ ہو جانا۔ اور پھر آٹھویں علامت پہاڑوں کا اڑایا جانا۔ اور پھر نویں علامت تمام علوم و فنونِ جدیدہ کی ترقی ہونا۔ پھر دسویں علامت گناہ اور تاریکی کا پھیلنا اور دُنیا سے تقوے اور طہارت اور ایمانی نور اُٹھ جانا۔ پھر گیارھویں علامت دابۃ الارض کا ظہور میں آنا۔ یعنے ایسے واعظوں کا بکثرت ہو جانا جن میں آسمانی نور ایک ذرہ بھر بھی نہیں۔ اور صرف وہ زمین کے کیڑے ہیں اعمال ان کے دجال کے ساتھ ہیں۔ اور زبانیں ان کی اسلام کے ساتھ۔ یعنی عملی طور پر وہ دجال کے خادم اور ممسوخ الصورت اور حیوانی شکل ظاہر کر رہے ہیں۔ مگر زبانیں ان کی انسان کی سی۔ پھر بارھویں علامت مسیح موعود کا پیدا ہونا ہے جس کو کلامِ الٰہی میں نفخ صور کے استعارہ میں بیان کیا گیا ہے۔" (ص ۲۵)

حفاظتِ قرآن کا وعدہ

اسی طرح فرماتے ہیں:-

"یہ بھی واضح رہے۔ کہ اللہ جل شانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ یعنی ہم نے ہی اس کتاب کو اتارا اور ہم ہی اس تنزیل کی محافظت کرینگے اس میں اس بات کی تصریح ہے۔ کہ یہ کلام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور اس کی تعلیم کو تازہ رکھنے والے اور اس کا نفع لوگوں کو پہونچانے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور اگر یہ سوال ہو۔ کہ قرآن کے وجود کا فائدہ کیا ہے۔ جس فائدہ کے وجود پر اس کی حقیقی حفاظت موقوف ہے۔ تو اس دوسری آیت سے ظاہر ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ قرآن کے بڑے فائدے دو ہیں۔ جن کے پہونچانے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تھے۔ ایک حکمتِ فرقان یعنی معارف و دقائقِ قرآن دوسری تاثیر قرآن۔ جو موجب تزکیہ نفوس ہے۔ اور قرآن کی حفاظت صرف اسی قدر نہیں۔ جو اس کے صحف مکتوبہ کو خوب نگہبانی سے رکھیں۔ کیونکہ ایسے کام تو اوائل حال میں یہود اور نصاریٰ نے بھی کئے۔ یہاں تک کہ توریت کے نقطے بھی گن رکھے تھے۔ بلکہ اس جگہ مع حفاظت ظاہری۔ حفاظتِ فوائد و تاثیر قرآنی مراد ہے اور وہ موافق سنت اللہ کے تبھی ہو سکتی ہے کہ جب وقتاً فوقتاً نائب رسول آویں۔ جن میں ظلی طور پر رسالت کی تمام نعمتیں موجود ہوں۔ اور جن کو وہ تمام برکات دی گئی ہوں جو نبیوں کو دی جاتی ہیں۔" (ص ۴۲)

یہ پیشگوئیاں جو مسیح موعودؑ کے متعلق قرآن کریم میں بیان ہوئیں۔ احادیث نے ان پیشگوئیوں کی مزید تصدیق کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول سے بھی بتا دیا۔ کہ مسیح موعودؑ کب آئے گا۔ اور اس کے آنے کی کیا علامات ہیں۔

قبول احمدیت کی تحریک

آج حالات زمانہ بڑے زور سے ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ دُنیا آسمانی مصلح کی سخت محتاج ہے۔ مگر لوگ حقیقی مصلح کو نظر انداز کر کے جب چاروں طرف نگاہ دوڑاتے ہیں۔ تو مایوس ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں ہم تمام متلاشیانِ حق سے کہنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ تعصب کا پردہ ہٹا کر دیکھیں۔ تو انہیں نظر آئیگا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جنہوں نے عین ضرورت پر دعویٰ کیا سچے اور راستباز رسول ہیں۔

حیدرآباد دکن کے اہم واقعات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

جماعت احمدیہ کا یوم التبلیغ

۲۹ر ستمبر ۱۹۳۵ء مرکز کی جانب سے یوم التبلیغ مقرر تھا۔ احباب جمعہ کے روز سے تبلیغ کے لئے تیار تھے۔ ٹریکٹ اور لٹریچر فراہم کر کے اپنے اپنے تبلیغی مقامات کو متعین و مشخص کر چکے تھے۔ سیکرٹری صاحب تبلیغ مقامی کا خیال ہے کہ ۲۹ر ستمبر کو حیدرآباد دکن میں تعطیل نہیں ہے بلکہ اس کے دوسرے روز ۳۰ر ستمبر ۱۹۳۵ء کو تعطیل ہے۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی خدمت میں تحریک کی تھی۔ کہ حیدرآباد دکن کے لئے ۳۰ر ستمبر ۱۹۳۵ء یوم التبلیغ مقرر کیا جائے۔ بتاریخ ۳۰ر ستمبر مرکز سے تار موصول ہوا۔ کہ تحریک منظور ہو گئی ہے چونکہ اطلاع دیر میں موصول ہوئی تھی۔ جمیع احباب کو اس کی اطلاع نہ دی جا سکی۔ کیونکہ شہر میں دور دور احمدی افراد سکونت پذیر ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعض احباب نے ۲۹ر کو اور بعض نے ۳۰ر ستمبر ۱۹۳۵ء کو یوم التبلیغ منایا۔ لٹریچر تقسیم ہوا۔ اور انفرادی تبلیغ کی گئی

ماہواری تبلیغی جلسہ

۲۹ر ستمبر زیر ہدایات مرکز بمقام احمدیہ جوبلی ہال بوقت ۴½ بجے شام ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں حالات مقامی کے لحاظ سے تبلیغی مضامین بیان کئے گئے۔ عبدالقادر صاحب صدیقی نے ۲۰ منٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان والہانہ جذبات کا اظہار کیا جو آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق رکھتے تھے۔ مولوی محمد لقمان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالاتِ زندگی ۲۰ منٹ میں دلآویز پیرایہ میں بیان کئے۔ بعد ازاں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دلچسپ تقریر فرمائی۔ حاضرین کی تعداد پچاس کے قریب تھی۔ ان پر اچھا اثر ہوا۔

شہریار دکن کی سلور جوبلی

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اعلیٰحضرت شہریار دکن کی سلور جوبلی ماہ جنوری ۱۹۳۶ء کے پہلے ہفتہ میں ہوگی۔ لیکن موسم سرما ہونے کی وجہ سے اژدہام کثیر نہ ہونے کی نسبت ناظم صاحب طبابت و حفظانِ صحت نے تحریک کی تھی۔ کہ سلور جوبلی وقتِ مقررہ سے آگے بڑھا دیں۔ کیونکہ انہیں اس امر کا اندیشہ تھا۔ کہ مجمع کثیر ہونے کی وجہ سے کہیں طاعون پھوٹ نہ پڑے۔ جس کی ابتداء ابھی سے بلدہ حیدرآباد دکن میں ہو چکی ہے۔ یہ تحریک منظور کر لی گئی۔ اور جشن جوبلی ہفتہ اول مارچ ۱۹۳۶ء میں مقرر کیا گیا۔

جلسہ سالگرہ

ماہ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ ہمارے اعلیٰحضرت بندگانِ عالی کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔ ہر سال احمدیہ جماعت کی جانب سے ایک تبلیغی جلسہ ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ کے دوران میں با قیام جلسۂ عام کا انتظام کیا جائے گا۔

درس القرآن

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی روزانہ بعد نماز مغرب درس قرآن کریم دے رہے ہیں۔ اب تک ۱۵ سیپاروں کا درس ہو چکا ہے۔ حقائق و معارف قرآنی کا ایک دریا ہے۔ جو آپ کے ذریعہ حیدرآباد دکن میں بہہ رہا ہے۔

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

جو انسپکٹر نیشنل لیگ ضلع گوجرانوالہ کے معائنہ کے لئے روانہ کئے جاتے ہیں۔ وہ ممبران نیشنل لیگ یا اوراکین لیگ سے رقم چندہ وصول کر کے اس لئے اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ کہ مرکزی انجمن ضلع میں جا کر ادا کر دینگے۔ لیکن یہ طریق قرینِ مصلحت معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے جملہ اراکین نیشنل لیگ ضلع گوجرانوالہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ کوئی رقم چندہ انسپکٹر صاحب کو ادا نہ کی جائے۔ بلکہ ان کی زیر نگرانی رقم بذریعہ ڈاک نیشنل لیگ گوجرانوالہ کے سیکرٹری یا شیخ غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ سوداگر چرم باغبان پورہ گوجرانوالہ کے نام ارسال کر دیا کریں۔

(خاکسار عبدالقادر لیڈر گوجرانوالہ سیکرٹری نیشنل لیگ گوجرانوالہ)

جماعت احمدیہ ٹانڈہ کی مشکلات

اور

اعلیٰ احکام ضلع ہوشیارپور سے گزارش

چوہدری محمد عبداللہ صاحب سٹیشن ماسٹر کا تبادلہ

قریباً چار ماہ ہوئے ہمیں معلوم ہوا۔ کہ عطاء محمد خان صاحب ذیلدار ٹانڈہ اور نام نہاد انجمن اصلاح المسلمین کے بعض اراکین کی ایک میٹنگ میں یہ قرار پایا۔ کہ مقامی جماعت احمدیہ کو مزید تکالیف میں ڈالنے کیلئے پہلے تو چوہدری محمد عبداللہ صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر ٹانڈہ اُڑمڑ امیر جماعت احمدیہ کا تبادلہ کرا دیا جائے۔ اور بعد ازاں خاکسار سکرٹری جماعت احمدیہ ٹانڈہ کو مقدمات میں الجھا کر پریشان کیا جائے۔ چونکہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب پہلے ہی بوجہ سرکاری ملازم ہونے کے جماعت کے تبلیغی کاموں میں کوئی حصہ نہیں لے رہے تھے۔ اور شروع سے ہی نہایت محتاط تھے اس لئے ہمارے وہم میں بھی نہ تھا۔ کہ محکمہ ریلوے بغیر کسی تحقیقات کے مخالفین احمدیت کے غلط اور بے بنیاد یکطرفہ پروپیگنڈا کی بنا پر انہیں بلاوجہ تبدیل کر دے گا۔ لیکن چوہدری محمد عبداللہ صاحب کو اچانک تبدیل کر دیا گیا۔ یہ بات جماعت احمدیہ ٹانڈہ کے لئے باعث قلق تو ضرور ہوئی۔ خصوصاً اس لئے کہ اس جگہ پر چوہدری صاحب کا گھر تھا۔ یہاں سکول میں ان کے تین چار بچے تعلیم پا رہے تھے۔ اور اب ان کے ریٹائر ہونے میں صرف پانچ چھ ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا تھا۔ لیکن مخالفین سلسلہ پر یہ بات مخفی نہ رہے۔ کہ ہم سلسلہ کی ترقی کسی خاص فرد کی موجودگی پر ہرگز ہرگز نہیں سمجھتے۔ خدا تعالےٰ اس کا محافظ ہے۔ اور اسی کا فضل ہر حال میں سلسلہ کی ترقی کا باعث ہے۔ البتہ ہمیں ان ریلوے افسروں سے جو کہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب جیسے مرنجان مرنج آدمی کے بلاوجہ تبادلہ کے ذمہ وار ہیں یہ جائز شکوہ ہے کہ انہوں نے اس معاملہ میں غیر ضروری جلد بازی سے کام لیا۔ اور کسی قسم کی تحقیقات کی ضرورت نہ سمجھی۔ اگر یہ تبادلہ ضلع کے کسی قیام امن کے ذمہ وار افسر کی تجویز پر عمل میں لایا گیا ہے۔ تو افسر مذکور کو غلط فہمی میں ڈالکر سخت دھوکا دیا گیا ہے اور اگر محکمہ ریلوے نے مخالفین سلسلہ احمدیہ کے غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر ایسا کیا ہے۔ تو چوہدری صاحب کو بلاوجہ تکلیف میں ڈالا گیا۔ اور ساتھ ہی ریلوے کو صرف چھ ماہ کی خاطر ان کے اس قدر دور دراز تبادلہ کے اخراجات برداشت کرنے میں خواہ مخواہ زیر بار ہونا پڑا۔ چوہدری صاحب جتنا عرصہ بھی یہاں رہے پولیس کی ڈائریاں موجود ہیں۔ شرفائے شہر کی شہادت پیش کی جا سکتی ہے۔ بلکہ سلسلہ کے مخالفین کو میں نہایت تحدی سے چیلنج کر سکتا ہوں۔ کہ اگر وہ یہ بات ثابت کر دیں۔ کہ انہوں نے کبھی کوئی تقریر کی یا کبھی کسی تبلیغی جلسہ میں صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تو مجھ سے یکصد روپیہ نقد بطور انعام حاصل کر سکتے ہیں۔

اعلیٰ احکام ضلع ہوشیارپور سے گزارش

اس کے بعد میں نہایت ادب کے ساتھ ضلع ہوشیارپور کے ذمہ وار افسران جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور کپتان صاحب بہادر پولیس ہوشیارپور کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کے لئے مجبور ہوں۔ کہ عطا محمد خان صاحب ذیلدار ٹانڈہ یا ان کی آلہ کار انجمن اصلاح المسلمین کی سکیم کا پہلا حصہ تو چوہدری محمد عبداللہ صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر کے تبادلہ کی صورت میں پورا ہو چکا۔ اب یہ انجمن جس کے بعض اراکین ذیلدار صاحب کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ اور جو غالباً بنائی ہی اس غرض کے لئے گئی تھی۔ کہ وقت بے وقت ذیلدار صاحب کے منشاء کے مطابق میونسپل الکشنوں کے موقعہ پر ان کے حق میں پروپیگنڈا کرے اور ان سے اختلاف رکھنے والے شرفاء کو خواہ مخواہ بدنام کر کے ان کی پگڑیاں اچھالے۔ اپنی سکیم کے دوسرے حصہ کو بھی عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گی۔ اس لئے اگر خاکسار کے خلاف جھوٹے سازشی مقدمات کی صورت میں جھوٹی شکایات جھوٹی رپورٹوں اور ڈائریوں کے ذریعہ مقامی جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے اور تکلیف دینے کے لئے یہاں سے یا ملحقہ دیہات سے کسی نے کوئی قدم اٹھایا۔ تو ہمارے پاس اس بات کے یقین کر لینے کی پختہ وجوہات موجود ہیں۔ کہ اس کی تہ میں میاں عطاء محمد خان صاحب ذیلدار کا زبردست ہاتھ کام کر رہا ہو گا نیز اگر جماعت احمدیہ ٹانڈہ کے کسی فرد کو کسی فساد وغیرہ میں الجھانے کی کوشش عمل میں لائی گئی۔ تو میں ذمہ وار حکام کو قبل از وقت مطلع کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ نتائج کی تمام ذمہ واری ذیلدار صاحب پر عائد ہو گی۔ نیز ایسی صورت میں خاکسار پریذیڈنٹ یا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کے خلاف ذیلدار صاحب کی کوئی شکایت یا کوئی ڈائری ہرگز ہرگز معتبر اور صحیح تصور نہیں ہونی چاہیئے۔ خاکسار کے پاس اس کے لئے مندرجہ ذیل وجوہات بھی ہیں۔

عطاء محمد خان صاحب ذیلدار اپنے بعض ذاتی مقاصد کی کامیابی میں خاکسار اور خاکسار کے خاندان کو شروع سے ہی سنگ راہ سمجھتے رہے ہیں۔ میرے والد بزرگوار منشی قطب الدین صاحب سابق میونسپل کمشنر سولہ سترہ برس ٹانڈہ اُڑمڑ میونسپل کمیٹی میں منتخب ممبر رہ چکے ہیں اور متواتر ۲۴ - ۲۵ سال سے ان کی درخواست نامزدگی وارڈ ۵ میں یا تو ذیلدار صاحب کے مقابلہ میں یا ان کے سٹینڈ کرائے ہوئے ان کے کسی اپنے پٹھان بھائی بند کے مقابلہ میں ہوتی ہے۔ صرف اسی وجہ سے نہیں۔ بلکہ بعض دیگر اسباب سے بھی جنکو اس جگہ بخوف طوالت تحریر میں نہیں لایا جاتا۔ انہیں خاکسار بلکہ خاکسار کے جملہ خاندان سے دیرینہ عداوت ہے۔ اب میونسپل الیکشن قریب ہے۔ اور ان کے دل میں یہ غلط شبہ ڈالدیا گیا ہے۔ کہ اس الیکشن پر ان کے مقابلہ میں وارڈ ۵ سے خاکسار کو سٹینڈ کرایا جائے گا۔ اس سے قبل ۱۹۳۱ء و ۱۹۳۲ء میں بھی انہوں نے مجھ پر اور میرے بعض آدمیوں اور دیگر متعلقین کے خلاف پانچ محض جھوٹے اور بالکل فرضی فوجداری مقدمات دائر کرا دیئے تھے۔ جن میں سے ایک کا آخری فیصلہ تو مسٹر پاسلے صاحب سابق ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور کی عدالت میں ۲۸ ۹/۳۴ کو خاکسار کے حق میں ہوا۔ اور اس میں عطاء محمد خانصاحب ذیلدار کے خلاف خاص طور پر نوٹ دے کر مقدمہ کو سازش قرار دیا گیا۔ دوسرے اور تیسرے مقدمہ کو جناب پنج صاحب اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور کی عدالت میں مورخہ ۸ و ۲۵ ۵/۳۳ کو جھوٹا قرار دیا گیا۔ اور ہمارے حق میں فیصلہ ہوا۔ علاوہ ازیں انہی ایام میں دو ایک اور جھوٹے فوجداری مقدمات بندہ کے بعض آدمیوں اور متعلقین کے خلاف مختلف تاریخوں پر مختلف عدالتوں میں ہمارے حق میں۔ اور ذیلدار صاحب کے مخالف فیصلہ ہوتے رہے ہیں۔ ان دنوں ہماری کاروباری حالت اچھی تھی۔ اور لوگوں میں رسوخ اور اثر بھی ذیلدار صاحب کے مقابلہ میں کسی طرح کم نہ تھا۔ لیکن اب بندہ کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جانے پر عوام اور کم تعلیم یافتہ لوگوں اور جہلاء میں غلط جوش پیدا کر کے اور مذہب کی آڑ لے کر انہیں ذاتی عناد نکالنے کا ایک موقعہ میسر آگیا ہے۔

ٹانڈہ کے احمدیوں کو تکالیف

ذیلدار مذکور کے بعض افسران سے بھی تعلقات دوستانہ بتائے جاتے ہیں۔ غالباً اسی لئے بعض اوقات وہ اس خاکسار اور جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اس طرح دلیرانہ اور بیباکانہ قدم اٹھاتے ہیں۔ کہ ان کے لئے گورنمنٹ کا ایک کارکن ہونے کی حیثیت سے کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ گذشتہ پانچ چھ ماہ میں مقامی جماعت احمدیہ کو جسقدر تکالیف اٹھانی پڑیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(۱) انجمن اصلاح المسلمین کے اراکین بعض کمین لوگوں کو ذیلدار صاحب کا نام لے کر اور ان کے احکام سے خوفزدہ کر کے افراد جماعت احمدیہ کا کاروبار کرنے سے روکتے اور منع کرتے رہے۔

(۲) مورخہ ۲۴ ۵/۳۵ کو ایک جلسہ میں چوہدری عبدالعزیز صاحب بیگووالیہ اپنے مہمان کو ذیلدار صاحب خود اپنے ہمراہ جلسہ گاہ میں لائے۔ تقریر کے لئے خاص طور پر وقت دلوایا۔ اور اپنی موجودگی میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شان میں اس قدر بدزبانی اور دریدہ دہنی کرائی۔ جس کے بیان کرنے سے زبان عاجز اور قلم قاصر ہے۔

۳- مورخہ ۱۱/۵/۳۵ و ۱۲/۵/۳۵ کو ایک شخص امیر الدین احراری کو دو روز متواتر اپنے ایک مقبوضہ و مملوکہ مکان کے چبوترہ پر تقریر کرنے کی اجازت دے کر جماعت احمدیہ کے خلاف غایت درجہ اشتعال پیدا کر دیا اور سوشل بائیکاٹ کرنے کی تلقین کرائی امیر الدین احراری ٹانڈہ میں دیگر مقامات پر اس سے قبل بھی متعدد تقریریں کر چکا تھا۔

۴- مورخہ ۲۰ ۔ ۹/۳۵ کو ایک جلسہ میں ریاست کپورتھلہ کا ایک ملا محبوب عالم نام جب کہ ٹانڈہ میں احمدیت کے خلاف نہایت درجہ غلط بیانی کر کے عوام میں اشتعال پیدا کر رہا تھا۔ تو ذیلدار صاحب بھی سامعین میں موجود تھے دوران تقریر میں جب کہ اس نے ایک دو مرتبہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نام مرزا صاحب کہہ کر پکارا۔ تو عطا محمد خان صاحب ذیلدار نے اسے دو مرتبہ روکا اور نہایت درشت لہجہ میں مخاطب کر کے کہا "مرزا صاحب کیوں کہتے ہو۔ مرزا کہو"

اگر گورنمنٹ عالیہ کے کارکن ہی حضور ملک معظم کی رعایا کے دو فرقوں کے درمیان اس طرح جذبات نفرت اور اشتعال پیدا کرنے میں ممد و معاون ہوں تو امن کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔

بالآخر میاں عطا محمد خان صاحب ذیلدار ٹانڈہ اور ان کے دیگر احباب کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دیتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بیعت کر لینے کے بعد گزشتہ حالات کی بنا پر دنیاوی معاملات میں خواہ انہوں نے مجھے کس قدر نقصانات پہنچائے۔ مگر مجھے ان سے یا کسی سے کوئی دنیاوی رنجش باقی نہیں جس کے لئے میں ہر جگہ اور ہر وقت حلفاً اٹھانے کو تیار ہوں بہتر ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس مامور کی توہین ترک کر دیں اور عذاب الٰہی سے ڈر جاویں جس کے متعلق اسکا اٹل وعدہ ہے انی مھین من اراد اھانتک کاش وہ اپنے حلقہ احباب پر ہی نظر کر کے عبرت حاصل کریں۔

خاکسار:- ایم نور الٰہی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹانڈہ۔

غازی پور ضلع مونگھیر میں ایک مخالف مولوی کا مناظرے سے فرار

اخبار "الامان" دہلی مورخہ ۹ر جولائی ۱۹۳۵ء میں ایک صاحب خلیل احمد کے نام سے یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ مولوی انور صاحب اور مولانا حکیم خلیل احمد صاحب احمدی سے موضع غازی پور ضلع مونگھیر میں مناظرہ ہوا اور حکیم صاحب موصوف مناظرہ سے فرار کر گئے۔

افسوس ہے کہ مخالفین نے جھوٹ کی اشاعت کو اپنا پیشہ بنا لیا ہے۔ باقاعدہ مناظرہ و مباحثہ مولوی انور صاحب نے تو کیا ہی نہیں۔ اصل واقعہ صرف یہ ہے کہ مولوی انور صاحب موضع غازی پور میں آئے اور اپنی عادت کے مطابق کذب بیانی سے کام لے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف ایک لیکچر دیا۔ دوسرے دن ہمارے پاس بھی آئے اور مجھے مجبور کیا کہ ہمارے اعتراض کا آپ جواب دیں۔ میں نے کہا اس وقت تو مجھے فرصت نہیں آپ ایک تاریخ مقرر کر دیں اس پر انہوں نے تبادلہ خیالات کا لفظ لکھ کر ایک تحریر تاریخ معینہ کی مجھ کو دی۔ تاریخ معینہ پر جناب مولانا حکیم خلیل احمد صاحب حسب استدعا بعض احباب کے تشریف لائے۔ مولوی انور صاحب حکیم صاحب کا نام سنتے ہی حواس باختہ ہو گئے۔ کیونکہ اس کے تھوڑے ہی عرصہ قبل حکیم صاحب سے شکست کھا چکے تھے۔ باقاعدہ مناظرہ کرنے کے لئے بالکل آمادہ نہ ہوئے بلکہ کہا ہم اقرار کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ مجھے اس سے بحث نہیں۔ مجھ کو حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر بحث کرنا ہے۔

حکیم صاحب موصوف اس کے لئے بھی تیار ہوئے اور کہا لکھ دیجئے کہ آپ کا عقیدہ پیشگوئیوں کے بارے میں کیا ہے آیا وہ لفظاً پوری ہوتی ہیں یا معناً۔ پہلے تو وہ بہت گھبرائے پھر کچھ لکھا اور اسی گھبراہٹ میں اس کو پھاڑ دیا۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ ہمارے مولوی صاحب گھبرا گئے ہیں تو انہوں نے کہا یہ سب جانے دیجئے۔ حکیم صاحب پہلے مرزا صاحب کی نبوت پر تقریر کریں اور مولوی صاحب اس پر اعتراض کریں اس کے بعد حکیم صاحب اس اعتراض کا جواب دیں اس کے متعلق مولوی صاحب سے تحریر لے لی گئی۔

حکیم صاحب موصوف نے مسئلہ نبوت۔ ختم نبوت۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مدلل تقریر کی اور مولوی انور صاحب کو اعتراض کا موقع دیا۔ مولوی صاحب اعتراض تو کیا کرتے حکیم صاحب کی کسی دلیل کی تردید نہ کر سکے۔ صرف ادھر ادھر کی تمسخرانہ باتیں بناتے رہے بعض پیشگوئیوں پر مذاق اڑایا۔ اور کبھی انگریزی الہامات پر اعتراض کئے۔ غرضیکہ انہی واہی تباہی باتوں میں وقت ضائع کیا جس کا جواب حکیم صاحب نے ایسا معقول اور مدلل دیا کہ آج تک سامعین کو یاد ہے۔ چونکہ مولوی صاحب غیر متعلق باتوں کے بیان کرنے میں بہت وقت ضائع کر چکے تھے۔ اس لئے حکیم صاحب کی آخری تقریر میں بارہ بجے شب کے قریب تقریر کو ملتوی کرنے کو کہا گیا۔ حکیم صاحب نے کہا کہ بہتر بعد نماز میں بقیہ تقریر کروں گا مولوی صاحب نے اپنی تحریر کے خلاف کہا ابھی بحث ختم نہ ہو گی بلکہ اس کا سلسلہ برابر چلا جائے گا۔ حکیم صاحب نے فرمایا آپ اپنی تحریر کو پڑھیں۔ آپ باقاعدہ مناظرہ پر آمادہ نہیں ہوتے۔ اگر مناظرہ کا سلسلہ چلانا ہے تو باقاعدہ مناظرہ کی شرائط طے کیجئے۔ مگر وہ کسی طرح آمادہ نہ ہوئے۔ حکیم صاحب موصوف کا اب بھی چیلنج ہے کہ اگر مناظرہ کرنا ہے تو اصول کے ساتھ مناظرہ کیجئے اور شرائط طے کیجئے۔ مولوی صاحب نے اسی واقعہ کو ہماری شکست کہہ کر اپنے لوگوں کو خوش کیا ہے۔

خاکسار:- سید فضل کریم موضع غازی پور ضلع مونگھیر

صدر شعبہ تبلیغ احرار لکھنؤ کی حقیقت

معاصر "حقیقت" لکھنؤ میں ایک نہایت دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھنؤ کے احرار کے صدر کا جو ذکر کیا گیا ہے۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

غضب خدا کا کہ نہ تو ان کے پاس کوئی جائداد ہے، نہ ریاست، نہ یہ کہیں ملازمت کرتے ہیں نہ تجارت، لیکن دولت ہے کہ ان کے قدموں پر نثار کی جا رہی ہے، اور عیش و نشاط کی دیوی ہے کہ ہر وقت ان کے پہلو سے وابستہ نظر آتی ہے، میں نہیں سمجھ سکتا کہ غریب مسلمانوں کی وہ کمائی جو پسینہ میں ڈوب کر حاصل ہوتی ہے۔ کیوں بلا کسی استحقاق کے ان انجمنوں اور ان مہذب گداگروں کو دیدی جائے۔ جو ایک متعدی مرض کے جراثیم کی طرح صرف وبا اور ہلاکت پھیلانے کے لئے رونما ہوئے ہیں۔ میرے مضمون سے جتنی تکلیف مشتاق احمد لدھیانوی کو پہنچی ہے شاید ہی کسی اور کو ہوتی ہو۔ کیونکہ اس مضمون میں کچھ ان کے متعلق بھی تذکرہ کیا گیا تھا۔ جس سے برانگیختہ ہو کر انہوں نے ایک بہت بڑا اشتہار اپنی بریت کا ۲ ستمبر کو شائع کیا ہے جس میں انہوں نے اپنے بے گناہی کا افسانہ تحریر کیا ہے، اور اسی کے ساتھ ہی پبلک سے پانچ ہزار کی رقم کا مطالبہ مجلس احرار کے واسطے کیا ہے اور اسی میں آپ فخریہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "تحفظ ملت ایک فرضی چیز تھی۔ مشتاق ہی کا دوسرا نام تحفظِ ملت تھا اور تحفظِ ملت ہی کا دوسرا نام مشتاق تھا...." پھر جس شخص کو ان الفاظ کے تحریر کرتے ہوئے بھی شرم نہ آئی۔ اسے ہم "شعبہ تبلیغ" کی صدارت کی اہم خدمات کی انجام دہی کے لئے کسی طرح اہل نہیں سمجھتے ہیں، کیونکہ جب لکھنؤ میں "مجلس احرار" کی شمع حیات گل ہو رہی ہو گی اور کوئی اللہ کا بندہ ان سے اس وقت مسلمانوں کی رقم کا محاسبہ کرے گا۔ تو یہی جواب دیا جائے گا جو آج انجمن "تحفظِ ملت" کے متعلق دیا جا رہا ہے۔ جب مسلمانوں نے اس کے متعلق بازپرس شروع کی تو ادھر سے علیحدہ ہو کر "شعبہ تبلیغ" کے صدر بن بیٹھے۔ حسابات مطبوعہ بھی قابل اطمینان نہیں ہیں۔ اس میں جا بجا مشتاق صاحب نے خود اپنی طرف سے انجمن کو قرض دیا ہے۔ چنانچہ ۳۲ء لغایت ۳۳ء تک آپ نے قریب تین سو روپیہ انجمن کو مرحمت فرمایا ہے اور اب تک تو ہزاروں روپیہ دے دیا ہوگا۔ حسابات کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اخراجات کی مدات کو عجلت میں تحریر کیا گیا ہے اور بے جا مصارف سے خانہ پری کی گئی ہے۔

ماہوار رپورٹ انصار اللہ بابت ماہ جولائی ۱۹۳۵ء

نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تعداد اجلاس تعلیمی	حاضری انصار اللہ	زیر تبلیغ دیہات	تعداد وفود	جلسے یا مناظرے	تبلیغ بذریعہ وفود زبانی	بذریعہ لٹریچر	بیعت
احمدی پور	۸	۵	۶	۳	۱	۱	۱۰	۷۲	۰
ادرحمہ	۲۵	۴	۲۵	۱۹	۵	۱	۳۱۵	۰	۴
اکنور	۶	۰	۰	۲	۰	۲	۳	۵۰	۰
اجمیر ضلع ہوشیارپور	۲	۱	۲	۳	۱	۰	۶۷	۲۰	۰
آئمہ	۱۳	۴	۱۳	۵	۳	۰	۰	۰	۰
اٹھوال	۲۰	۳	۱۳	۱۱	۳	۱	۱۳۵	۱۱۰	۵
بیری	۲۲	۱	۱۷	۴	۰	۰	۱۳	۰	۰
بڈھانوں	۱۳	۰	۰	۹	۳	۰	۰	۰	۰
بھاکہ بھٹیاں	۱۱	۲	۱۱	۷	۲	۰	۰	۱۰	۰
بھوماں وڈالہ	۵	۰	۰	۲	۲	۵	۴۰	۶۰	۰
بھیلوال	۶	۱	۶	۲	۲	۱	۱۴	۰	۰
ماڈورہ	۱۶	۰	۰	۲۰	۲	۰	۴۰	۴۰	۰
پھیرو چیچی	۳۲	۲	۳۲	۹	۸	۱	۲۰۰	۱۹۵	۰
پٹیالہ	۶	۱	۱	۱	۰	۰	۱۰۶	۱۰۰	۰
پائل	۳	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰
پریم کوٹ	۱۱	۰	۰	۶	۰	۰	۵۲۵	۰	۲۸
پیرکوٹ	۵	۰	۰	۰	۵	۰	۱۰۴	۸۰	۰
پاک پٹن	۶	۴	۵	۳	۰	۱	۰	۱۲۵	۰
پانپور کشمیر	۴	۳	۳	۲	۱	۱	۲۱	۱۵	۰
تہال	۷	۳	۵	۵	۵	۰	۱۳	۰	۰
جالندھر چھاؤنی	۶	۰	۱	۰	۰	۰	۱۰	۱۸۰	۰
سرگودہا شاہ پور	۵	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۲
لالیاں	۶	۰	۰	۲	۰	۰	۲۰	۰	۰
چک چوہدری والہ	۹	۰	۰	۲	۱	۰	۳۹	۱۰	۰
چارکوٹ راجوڑی	۱۹	۰	۰	۲	۲	۲	۰	۰	۰
گوکھووال	۰	۰	۰	۴	۱	۰	۴	۰	۰
حافظ آباد	۱۰	۰	۰	۴	۰	۰	۰	۳۵۰	۰
خانیوال میانوالی	۱۳	۱	۹	۰	۰	۱	۰	۰	۰
دھلی	۱۲	۳	۱۰	۵	۴	۰	۲۴	۴۰۰	۰
دھنی	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۰
ڈسکہ	۱۴	۰	۰	۵	۵	۰	۰	۰	۰
ڈیرہ بابا نانک	۵	۳	۵	۶	۲	۲	۰	۰	۰
رہتک	۷	۰	۰	۱	۰	۴	۱۶	۵۰	۰
ریاسی	۳	۳	۳	۸	۵	۰	۱۸	۷۱	۵
سرگودہا	۱۳	۵	۱۳	۱	۴	۰	۲۰	۱۶۰	۰
سارچور	۷	۰	۰	۱۰	۷	۰	۷	۰	۱
سڑوعہ	۴۰	۲	۲۵	۴	۵	۰	۰	۵۰۰	۰
سنگرور	۹	۳	۷	۱	۰	۰	۰	۵۰	۰
سیالکوٹ	۱۴	۲	۲۶	۱	۰	۱	۰	۲۶۵۵	۰
شاہجہانپور	۶	۴	۴	۲	۲	۰	۰	۱۳۲	۱
شاہ مسکین	۶	۰	۰	۴	۰	۰	۴۰	۰	۰
شاہدرہ	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۵۳	۱۰۰	۰
صریح	۸	۱	۴	۶	۲	۰	۱۴	۶۵	۰
صالح نگر	۱۲	۴	۱۰	۶	۴	۱	۱۰۲	۴۰	۰
عزیز پور ڈوگری	۴	۰	۰	۸	۲	۰	۰	۵۰	۰
فتح پور	۶	۴	۴	۳	۲	۳	۰	۳۴	۰
حلقہ مسجد مبارک	۰	۰	۰	۲	۱	۰	۵	۰	۰
کریام	۱۸	۳	۱۸	۰	۰	۰	۱۵۹	۴۰	۰
کالا گوجراں	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۲	۱۴	۰
کوٹلی مہیرپور	۰	۰	۴	۰	۰	۱	۰	۰	۰
کمیان پور	۷	۳	۵	۸	۲	۱	۵۳	۵۰	۰
کوٹ رحمت خان	۱۰	۳	۱۰	۵	۳	۲	۶	۳۱۲	۰
گھٹیالیاں	۱۸	۱	۱۳	۴	۵	۱	۲۴۵	۶۵	۱
گنج	۱۹	۲	۱۵	۵	۴	۰	۳۰	۱۰۰	۰
گوٹھ مہر محمد خان	۱۲	۴	۱۲	۶	۳	۱	۱۱۰	۴۰	۰
لائل پور	۲۰	۲	۱۴	۶	۷	۱	۰	۱۱۲	۰
موسیٰ والہ	۸	۱	۸	۲	۰	۱	۷۳	۰	۰
گنگوئی برما	۳	۳	۳	۷	۴	۰	۰	۱۰۰	۰
موہن کے	۳	۳	۳	۰	۴	۰	۱۰	۵۰	۰
حلقہ بھاٹی دروازہ لاہور	۶	۰	۰	۳	۰	۰	۰	۱۵۰	۰
ونیگورلہ	۳	۱	۲	۳	۲	۰	۵	۴۴	۰
شاہ پور ضلع گورداسپور	۴	۱	۶	۳	۳	۰	۰	۰	۰
مانسہ	۴	۱	۳	۳	۱	۱	۹	۲۵	۰
کوٹری سندھ	۲۳	۲	۱۹	۵	۰	۲	۳۰	۰	۰
مٹھہ ٹوانہ سرگودھا	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۶	۰
اسلام پور چک	۶	۰	۰	۰	۰	۰	۵	۶۰	۰
مردان	۰	۰	۰	۰	۰	۷	۸	۱۰۰	۰
احمد پور لمہ	۰	۰	۰	۷	۰	۲	[illegible]	۱۵۰	۰
سنور	۱۴	۰	۰	۰	۶	۰	۹۰	۰	۱

(جنرل سیکرٹری انصار اللہ)

دستِ من گیر از رہِ لطف و کرم
در مہمم باش یار و یاورے

جنگِ اطالیہ و حبش

تکیہ بر زورے تو دارم گرچہ من
ہمچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے
(مسیح موعودؑ)

کی وجہ سے دوسری چیزوں کی طرح بجلی کی وائرنگ کی اشیاء و دیگر سامان کے نرخ بھی روز بروز بڑھ رہے ہیں چنانچہ اس وقت تک تقریباً ۲۰ فیصدی اضافہ ہو چکا ہے۔ اور بالکل ممکن ہے کہ اس میں اور بھی اضافہ ہو جائے۔ اس زیادتی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہمیں وائرنگ کے نرخ بڑھانے پڑینگے مگر بفضلِ تعالیٰ ہمارے پاس چونکہ جنگ سے قبل کی قیمتوں پر خریدا ہوا مال موجود ہے۔ اس لئے احباب کی سہولت کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن احباب کے باقاعدہ آرڈر برائے وائرنگ مع پیشگی اس ماہ کے آخر تک ہمارے پاس رجسٹرڈ ہو جائینگے۔ انکی وائرنگ نظارت امورِ عامہ کے منظور کردہ موجودہ نرخوں اور گارنٹی کے مطابق ہی کی جائیگی۔ امید ہے۔ کہ خواہش مند احباب اس پیش کش سے مستفید ہو کر خاکسار کو خدمت کا موقعہ دینگے۔

گارنٹی

(اس فرم کی طرف سے نظارت امورِ عامہ میں نقد ضمانت جمع ہے)

۱۔ امپیریل الیکٹرک سٹورز قادیان خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی برکتِ دعا سے انشاء اللہ تعالیٰ مستقل طور پر تا زندگی خاکسار قائم رہے گا:

۲۔ وائرنگ اور سامان بالکل معاہدہ کیمطابق لگایا جائیگا۔ اگر کوئی چیز عرصہ دس سال تک خلاف معاہدہ لگی ہوئی ثابت ہوگی۔ تو اسکو بغیر کسی معاوضہ کے اصل چیز کیساتھ فوراً تبدیل و درست کیا جاویگا

۳۔ کنکشن ملنے کے دو سال تک اگر کوئی نقص ہمارے کاریگروں کی غفلت یا مال کے ناقص ہونیکی وجہ سے پیدا ہوگا تو اس کو بغیر کسی معاوضہ کے فوراً درست کیا جاویگا۔

۴۔ فروخت شدہ چیز ایک ہفتہ کے اندر اندر تبدیل یا واپس کی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس کو اصلی PACKING کے ساتھ واپس کیا جاوے

۵۔ بجلی کی متفرق چیزوں کی قیمت بازاری نرخوں کے اتار چڑھاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے واجبی لی جائیگی۔ قیمت میں زیادتی ثابت ہونے پر زائد لی ہوئی رقم یومِ فروخت سے ایک ہفتہ کے اندر اندر مشتری کے طلب کرنے پر واپس کی جاویگی:

۶۔ اگر فرم مذکورہ بالا شرائط میں سے کسی کی خلاف ورزی کرے۔ تو نظارت امورِ عامہ کو حق حاصل ہوگا۔ کہ ایسی رقم فرم کی نقد جمع شدہ ضمانت سے وضع کر کے مستحق مشتری کے حوالے کر دے:

لوٹ:۔ امید ہے۔ کہ دوست اپنے مفاد کو دوسروں کے مفاد کی خاطر قربان نہ کرینگے۔ اور کام کرانے سے پیشتر پوری طرح اطمینان کرلینگے

(ا) ایسے ہمعصر جو باوجود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ ان پر یہ شرائط حاوی نہیں ہو سکتیں:

(ب) وائرنگ شروع کرنے سے پہلے باقاعدہ معاہدہ تحریر کیا جاتا ہے۔ بغیر معاہدہ کے کوئی کام نہیں کیا جاتا:

(ج) جو دوست یکمشت وائرنگ کے اخراجات ادا نہ کر سکیں۔ ان کے ساتھ نظارت امورِ عامہ کی سفارش پر باقساط ادائیگی کا انتظام کیا جا سکتا ہے:

خاکسار

منظفرالدین۔ بی۔ ایس سی مالک امپیریل الیکٹرک سٹورز۔ قادیان دارالامان

ہیڈ آفس پشاور۔ و شاخہائے۔ پشاور شہر ۔ نوشہرہ ۔ رسالپور ۔ مردان ۔ ایبٹ آباد:

Govt Approved Wiring Contractor Military. P.W.D. & Railway.

انڈین ڈائرکٹری

۳۵ء کی نئی اردو ایڈیشن
جس میں نہایت ضروری کارآمد مضامین درج ہیں
بہترین تجارتی تحفہ لاکھوں روپیہ پیدا کرنے کا ذریعہ
بڑے سائز کے ۱۲۰۰ صفحے مجلد قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں کارخانہ داروں اور سوداگروں کے مکمل ایڈریس معہ کاروباری تفصیل بہترین معلومات تاریخی و جغرافیکل مضامین مشہور شہروں کی مکمل گائیڈ۔ ممالک غیر کے پتہ جات ایجنسیاں حاصل کرنیکے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ تجارت بذریعہ ڈاک و اشتہار بازی کے لئے یہ کتاب کاروباری لوگوں کیلئے ازحد مفید ہے۔

منگوانیکا پتہ:- **ڈائرکٹری پبلشنگ ہوم قیصری باغ امرتسر**

THE AHMADYYA SUPPLY CO. LTD. QADIAN.

نہایت ہی غنیمت موقع!!!

امرتسر میں گندم کا نرخ دو روپے دو آنے فی من تھا۔ جو آج دو روپے تیرہ آنے ہوگیا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک روپیہ ساڑھے گیارہ آنے فی بوری نرخ میں تیزی ہے۔ تاجر کے لئے اس سے بہتر اور کونسا موقع ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ جس نے ہمیں اس سال میں کام شروع کرنے کا موقعہ دیا جس میں اتنے اچھے تجارتی حالات پیدا ہوگئے۔ پس اس کے اس احسان کا شکر کرنا چاہیئے اور اس غنیمت موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ گندم ہر لمحہ تیز ہو رہی ہے۔ اور یہی حالت دیگر اجناس کی ہے۔ آج ہی فوراً خط لکھکر کمپنی کے پراسپکٹس اور فارمہائے درخواست حصص طلب کریں۔ جو مفت بھیجے جاتے ہیں۔ نیز جن دوستوں کے ذمہ بقایا ہے۔ یا تیسری قسط کے لئے انہیں خطوط پہونچے ہیں۔ وہ جلد از جلد روپیہ بھیجدیں تاکہ ہم گندم خرید کر فائدہ اٹھا سکیں۔

خاکسار
محمد اسمٰعیل مینجنگ ڈائرکٹر احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ۔ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گرجاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگاکر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانیوالے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائیگا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز
دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہوجاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصولڈاک ۱۲/ صرف

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

اعلان نکاح:- مورخہ ۲۰ مئی صغراں بی بی بنت میاں رحمت اللہ صاحب احمدی ساکنہ لدھانہ چھاؤنی کا نکاح ہدایت اللہ احمدی پسر میاں رحمت اللہ صاحب ساکنہ بنگہ ضلع جالندھر سے بلغ ایکہزار روپیہ مہر پر مولوی غلام مصطفیٰ صاحب فاضل نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ طرفین کیلئے یہ تعلق مبارک کرے۔ (خاکسار رحمت اللہ)

ہمارے آہنی خراس رہیل چکی پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگاکر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجیئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کرکے آپ یقیناً خوش ہونگے

علاوہ ازیں

شہرۂ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) نیو ورلڈ بیلنے جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹر بادام روغن سیویاں قیمے اور چاولوں کی مشینیں زراعتی آلات اور دیگر مشینری لگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجیئے۔

اصلی اور اعلےٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ
ایم اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں!

سویز ۱۸ اکتوبر سرکاری اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اٹلی نے مسادہ کے مقام پر فوجی استحکامات مکمل کر لئے ہیں۔ مسادا سے چند میل کے فاصلے پر پندرہ انچ دہانے کی توپیں جو بیس میل تک مار کر سکتی ہے نصب کردی گئی ہیں۔ نیز جہازوں کو تباہ کرنے والی توپیں خلیج کے کناروں پر گاڑ دی گئی ہیں۔ بندرگاہ کے قریب دجوار میں پانچ آبدوز کشتیاں نقل و حرکت کر رہی ہیں۔ مشرقی افریقہ میں اطالوی طیاروں کی تعداد پانچ سو کے قریب پہنچ گئی ہے۔ ایک سو طیارے مسادا میں اترے ہیں اور ان کے ساتھ مشین گنیں ہیں۔ جن سے قبائلی لوگوں پر گولیاں برسائیں جائیں گی جبوتی سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے کہ ساڑھے تین سو اطالوی طیارے سمالی لینڈ کو روانہ کئے جائیں گے اطالیہ نے اپنی ہوائی طاقت اور مسادا میں بحری محاذ کے استحکام کی وجہ سے بحیرۂ احمر کے جنوبی حصہ پر پورا تسلط جما لیا ہے

روما ۱۸ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ سمالی لینڈ کی سرحد پر اٹلی کے خلاف کوئی شورش نہیں اور اطالوی افواج کی پیشقدمی جرنیل ڈل بونو کی زیر قیادت جاری ہے۔ حکومت اٹلی نے متعلقہ حکومتوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ عدیس آبابا اور ڈائرڈوا پر بمباری نہیں کی جائے گی۔ بشرطیکہ حبشہ انہیں فوجی انتظامات کا مرکز نہ بنائے۔

جنیوا ۱۸ اکتوبر۔ حکومت ہائے برطانیہ پولینڈ۔ یونان۔ فرانس۔ کوبا۔ فن لینڈ۔ کولمبیا اور لتھونیا نے لیگ اوف نیشنز کو اطلاع دی ہے۔ کہ انہوں نے ابی سینیا کو اسلحہ بھیجنے کی پابندیاں دور کردی ہیں۔ بارود اور اسلحہ کی پہلی ترسیل ایک برطانوی جہاز کے ذریعہ نہر سویز کے راستے سے ہوئی ہے۔ ایک اور برطانوی جہاز سامان جنگ سے لدا ہوا اس کے پیچھے آرہا ہے۔

عدیس آبابا ۱۸ اکتوبر۔ شہنشاہ حبشہ نے پچاس ہزار سپاہیوں کی فوج کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔ "ہم ہر سپاہی اور ہر شہری کو موت سے لاپرواہ ہونے اور اپنے ملک کی حفاظت کے لئے ہر قربانی کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ قوم نے ملک کی آواز پر لبیک کہا ہے۔ اطالوی اپنے طیاروں۔ اسلحہ اور بارود پر کبر و ناز کر رہے ہیں۔ لیکن فتح آخر کار ہماری ہوگی۔ ہم نے صلح کی بہتیری کوشش کی ہے۔ لیکن خدا کو ایسا منظور نہیں تھا۔ ہم اٹلی کی مخاصمانہ کارروائیوں کو بہت دیر تک دیکھا کئے اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ہم مواثیق لیگ کے پابند تھے۔ لیکن اب اٹلی کے مظالم نے ہمیں کھلا چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ کہ دلیری سے میدان جنگ میں کود جاؤ۔ اور موت سے بے پرواہ ہو کر دشمن کا مقابلہ کرو"

عدیس آبابا ۱۹ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اطالوی افواج نے ماکیل پر مشین گنوں سے حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں ساٹھ اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔

جنیوا ۱۹ اکتوبر۔ اٹھارہ ملک کی کمیٹی نے اتفاق رائے سے اطالوی مال کے بائیکاٹ کا رزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ پانچ اور ممالک نے ابی سینیا سے اسلحہ کی درآمد پر پابندیاں ہٹالی ہیں۔ وہ نئے ممالک سویڈن یوروگوے۔ لتھونیا اور آئرش فری سٹیٹ ہیں

جنیوا ۱۹ اکتوبر۔ لیگ کے سکرٹریٹ میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ روس نے اٹلی کا مالی مقاطعہ شروع کر دیا ہے۔ روس پہلا ملک ہے جس نے اس سلسلہ میں قدم اٹھایا ہے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ سر جارج کلارک برطانوی سفیر مقیم پیرس کو حکومت فرانس کی طرف سے برطانوی استفسار کا کہ آیا بحر اوقیانوس میں برطانوی بیڑے پر حملہ کی صورت میں فرانس برطانیہ کا ساتھ دیگا جواب اثبات میں موصول ہو

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ "مارننگ پیپر" کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ مسٹر بالڈون وزیر اعظم برطانیہ نے پارلیمنٹ کے عام انتخابات کے لئے ۱۴ نومبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔

جبل پور ۱۹ اکتوبر۔ آج موضع بندا پر گوروں کے حملہ کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ ایک ملزم کو عمر قید اور باقی ملزموں کو اٹھارہ ماہ سے لے کر ۴ سال تک مختلف المیعاد سزائیں دی گئی ہیں۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے تقریر کرنے کے بعد ایک سوال کے جواب میں کہا۔ اگر برطانیہ کو ضرورت محسوس ہوئی۔ تو اٹلی کے خلاف تعزیری کاروائی پر عمل کرانے کے لئے ہندوستان میں مقیم برطانوی افواج کی امداد طلب کر لی جائے گی۔ جنگ ابی سینیا کے متعلق کہا۔ میرا خیال ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام لوگوں کی ہمدردی ابی سینیا کے ساتھ ہے

بمبئی ۱۹ اکتوبر۔ جنگ کے پیش نظر تمام اجناس اور اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ کیمیکل اشیاء۔ ادویات اور بجلی کے سامان کا نرخ پانچ فی صدی سے ساڑھے [illegible] فی صدی تک بڑھ گیا ہے۔

نیویارک ۱۹ اکتوبر۔ ہسپانیا اور سیلویکین دو شہروں میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ لوگ خوف زدہ ہو کر گھروں سے باہر نکل آئے۔ مکانوں کی کھڑکیاں آپس میں زور سے ٹکرانے لگیں۔ اور بعض مقامات پر آگ لگ گئی۔ اور نقصان جان بھی ہوا۔

روما ۱۹ اکتوبر۔ جرنیل ڈل بونو نے ابی سینیا کے مفتوحہ علاقہ میں رسم غلامی کو بند کرتے ہوئے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا ہے

علی گڑھ ۱۹ اکتوبر۔ اعلیٰ حضرت نظام حیدرآباد دکن اور نواب صاحب اوف رام پور عنقریب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا معائنہ فرمائیں گے۔

کوئٹہ ۱۹ اکتوبر۔ زلزلے کے خفیف جھٹکے وقتاً فوقتاً محسوس کئے جاتے ہیں۔ ۱۴ اکتوبر تک ساڑھے سترہ لاکھ روپے کی جائداد کھود دی جا چکی ہے۔ اور مالکوں کے سپرد کر دی گئی ہے۔

کلکتہ ۱۹ اکتوبر۔ بردوان اور پریذیڈنسی ڈویژن کے مسلم حلقہ کی طرف سے سر عبداللہ سہروردی کے انتقال کی وجہ سے خالی ہو جانے والی نشست کے ضمنی انتخاب میں چوہدری محمد اسمٰعیل خان اسمبلی کے رکن منتخب ہوگئے ہیں۔

امرتسر ۱۹ اکتوبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۱۳ آنے۔ نخود تیار ۲ روپے ۷ آنے ۶ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۳ آنے چاندی دیسی ۶۶ روپے ۱۰ آنے۔

آگرہ ۱۹ اکتوبر۔ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نے ڈاکٹر امبیدکار کو حسب ذیل تار ارسال کیا ہے "فقیر اپنی جانب سے اور جمیع مسلمانان ہند کی جانب سے آپ کو خلوص قلب سے مبارکباد دیتا ہے۔ اور آغوش اسلام میں لے کر اپنا بھائی بناتا ہے اور اس خدمت کے لئے فقیر خود آنے کو تیار ہے۔"

الہ آباد ۱۹ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے نئے آئین کے ماتحت وزیر اعظم کا عہدہ نواب صاحب اوف چھتاری کو پیش کیا ہے اور نواب صاحب موصوف نے حکومت کی اس پیشکش کو منظور کر لیا ہے۔

امرتسر ۱۹ اکتوبر۔ گذشتہ شب روئی کے ایک کارخانہ میں آتش زدگی کی وجہ سے ۲۵ ہزار روپیہ کا نقصان ہوگیا ہے۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ پولیس نے شاہی محلہ میں چار ہندو والنٹیروں کو پکٹنگ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی